٤٨٤١
٣٢/٣/١٩

Darul ifta Darul uloom

یوٹیلیٹی بلز

کیا یوٹیلیٹی بل لیٹ ادا کرنے پر
. جو زیادہ پیسے چارج کیے جاتے ہیں
یہ سود ھے یا نہیں ؟
اور انہیں جمع کرنا گناہ ھے ؟

اور کیا اگر بندہ وقت پر بل ادا کرے.پھر بھی
.یہ سود کا معاملہ ھوا.کریڈٹ کارڈ کی طرح
تو کیا یہ جائز ھے یا نہیں ؟
کیونکہ آپ کا فتوی میں نے
کریڈٹ کارڈ کے بارے میں دیکھا ھے ؟

دارالافتاء
فتوی نمبر ٣٢/١٧٨٨
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

یوٹیلیٹی بل تاخیر سے ادا کرنے پر جو اضافی رقم لی جاتی ہے وہ سود ہے کیونکہ جو رقم بل میں واجب الاداء ہے وہ دَین ہے اور دَین پر مدت کی وجہ سے اضافی رقم لینا جائز نہیں ہے، لہٰذا سود کی ادائیگی سے بچنے کے لئے مقررہ تاریخ کے اندر اندر بل ادا کرنا ضروری ہے، مقررہ تاریخ کے اندر بل ادا کرنے کی صورت میں سودی معاملہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا۔

کریڈٹ کارڈ کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ڈیبٹ کارڈ یا چارج کارڈ کے ہوتے ہوئے کریڈٹ کارڈ کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ کریڈٹ کارڈ اصلا سودی معاہدہ کی بنیاد پر جاری ہوتا ہے اور اس میں سود کی ادائیگی کا وعدہ ہوتا ہے اس لئے جہاں کریڈٹ کے علاوہ دوسرے کارڈ میسر ہوں وہاں کریڈٹ کارڈ سے اجتناب کرنا لازم ہے لیکن اگر دوسرے کارڈ مہیا نہ ہو تو کریڈٹ کارڈ کو اس شرط کے استعمال کرنے کی اجازت ہے کہ:

(۱)۔۔۔حامل بطاقہ (کارڈ ہولڈر) اس بات کا پورا اہتمام کرے کہ وہ معین وقت سے پہلے پہلے ادائیگی کردے اور کسی بھی وقت سود عائد ہونے کا امکان باقی نہ رہے۔

(۲)۔۔۔وہ اس کارڈ کو غیر شرعی امور میں استعمال نہ کرے۔

(۳)۔۔۔اگر ضرورت ڈیبٹ کارڈ یا چارج کارڈ سے پوری ہو تو یہ کارڈ بنوانے سے احتراز کرے۔(ماخذہ: تبویب: ۸۶۱/۵۱)

فی فقہ البیوع(ص ٤٦٣)

مثل هذه الشروط قد عمت بها البلوى في زماننا، فان مثل هذه الشروط توجد في كثير من التعاملات، مثل التعامل مع شركة الكهرباء وشركات الهواتف وغيرها، فان شرط غرامة التاخير موجود في جميع ذلك، ولكن يشكل القول بانه لايجوز للانسان ان يتعاقد مع الشركات للحصول على الكهرباء والهاتف وغير ذلك، بل جرى التعامل على ان الانسان يتعاقد معها من غير نكير بشرط ان يكون في عزمه ان يودي واجباته في حينها، وانما اجيز ذلك لحاجة عامة، فان لم يتيسر الحصول على بطاقة الحسم الفورى، ولا التعاقد مع مصدر البطاقة بان يسحب مبلغ الفاتورة من حساب العامل واشتدت الحاجة الى مثل هذه البطاقة فالمرجو ان حامله يعتبر معذورا في الدخول في هذا العقد ان شاء الله تعالى بعد أخذ جميع الاحتياطات اللازمة لان لايلجا الى دفع الفائدة الربويه۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/جمادی الثانیہ ۱۴۳۷ھ

۲۰/مارچ ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/جمادی الثانیہ ۱۴۳۷ھ

۲۰/مارچ ۲۰۱۶ء